۲۰۰ سال پرانا مرثیہ

شاعر: خلیفہ محمد علی سکندر

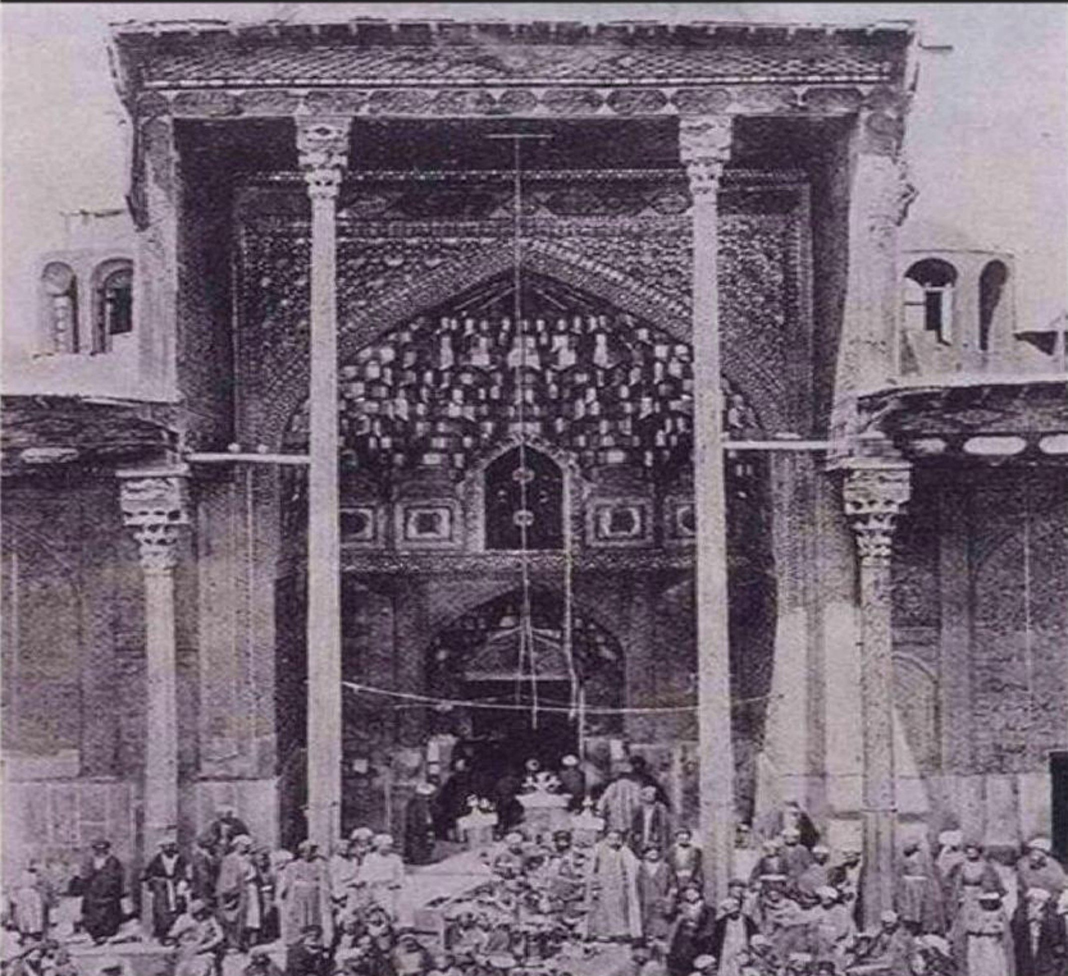

دو سو سال پرانا مرثیہ

تاریخ عزاداری نمبر کے نام کی مناسبت سے اب کی ہم جو مرثیے، سلام اور نوحے دے رہے ہیں وہ بھی پرانے شاعروں ہی کے ہیں تاکہ ان سے کم از کم ہندوستان میں عزاداری کی قدامت پر کچھ نہ کچھ روشنی پڑ سکے۔

حسب ذیل مرثیہ ایک قدیم شاعر خلیفہ محمد علی سکندر کا ہے جن کی وفات ۱۸۰۰ء میں ہوئی تھی۔ یہ مرثیہ کھڑی بولی میں نظم کیا گیا ہے۔ اس مرثیہ کو اگر دیہات کے مخلوط مجمعوں میں پڑھا جائے تو بڑا مقبول اور پُراثر ثابت ہو گا۔ ہم نے سکریٹری امامیہ مشن پر بھی زور دیا ہے کہ وہ اس کو کتابی شکل میں شائع فرما دیں تاکہ اس طرح اس سے زیادہ سے زیادہ افراد استفادہ کر سکیں اور وہ دیہات پہونچ سکے۔

(ایڈیٹر)

۱

بن کربل مایا نو دکھیا نینا نیر بہاوت ہے
چھاتی پیٹت آنسوا ڈھلکت رو رو یہو سُناوت ہے
یا حیدرؑ تم ساقیٔ کوثر چھُٹو! تنا تنک پلاؤ
ابن علیؑ کی لو کھو کے اوپر بیاکل ہو ہو جاوت ہے
زہراؑ جی کی ہو پیاری بن سیّاں دُکھ پاوت ہے
تس کے مارے ہو تمھاری ترس رہی ہے پیاس بجھاؤ

تم بن مورا کون ہے کا سے مانگوں نیر
کُنبہ سگرا کھت گیو کھیت رہے شبیرؑ

۲

بستی موری کس جنگل میں ہے ہے آن بسیلی پلپٹت پلپٹت چھاتی موری پھٹ گرہ ہوگئی نیلی
پھولن جوں کمھلائے کے جل بن کانٹا سوکھ بیلی ماٹی کے سے رنگ بھئی ہوں سیّاں کارن پیلی
سیاں کو میں کیونکر جا کے اپنے گلے لگاؤں ظالم لوگوا گھیرے کھڑے ہیں کیونکر لوتھ اٹھاؤں

بانو ایسا کون ہے جو ہاتھ پکڑ لے جائے
لوتھ کتے شبیرؑ کے موکو جائے بٹھائے

۳

سیاں اپنا گلا کٹا کر لے گئے مورا سُکھڑا رات بسے میں بھیتر بیٹھی کیسے کاٹوں دُکھڑا
بھائے اپنا پردا کا، چندن جیسے مُکھڑا جوں موری نظر پڑت ہے دم جاوت ہے گھڑا
داغ بھئی، نیلی کی چھاتی، نینن اندر تارے نینا رو رو لال بھئے ہیں سوکھا اگن کے مارے

پُتلی اوپر انسوا پلک تیئں بھر آئے
گرم توے پر بوند جوں چمک چمک ڈھر جائے

۴

بیڑے اوپر اہل حرم کے اے مورے کرتارا لوہو کی ندیا میں ڈوبا پار لگاؤ ن ہارا
سوکھ سمندر بہی پھرت ہوں سو جھت ناہ کنارا آن پڑی منجدھار بپت کی دیوے کون سہارا
سیاں بن یوں غم کی ماری بہور ہی مت موری نیر بنا جوں مچھلی تڑپے وہو بھئی گت موری

منھ پر ڈھانپنے کو کتی لے دامن کا پاٹ
لہریں لے لے رو رہی لگی رنڈاپے گھاٹ

۵

ناکوئی مورا جو کھ پوچھت ہے ناکوئی سنگ سنگھاتی — کالی رین ڈرانی لاگے دو بجے دیا نہ باقی
کلیس بکھیرے بھوکی پیاسی سیّاں کا دُکھ کھاتی — ہائے حسینؑا سیّاں جو جھے یوں کہہ کر چلّاتی
اونٹن کی ڈھگ بیٹھی بن میں سر کو دے دے مارے — ننّدن کے گرے ڈار کے بنھیاں رو رو ہاتھ پسارے

۶

تب ننّدن سے میں اُٹھ بولی آوے کیسے چینا — دُور وطن سے قید پڑی ہوں کٹتے ناہیں نینا
کس کے آگے بیٹھ بجھانوں اپنے غم کے بینا — اصغرؑ اکبرؑ قاسمؑ جو جھے ٹکڑے بھئے حسینؑا
اب ان کی لوتھن کے صدقے کوئی بند چھڑا دے — میلی سی اک چادر دے کر اپنا بول سُنا دے

اے بانو تو چھُٹ گئی اُٹھ یاں سے چل جا
سیّاں کو نہلائے کے کفن پہنا گڑوا

۷

جو اب کے میں جیتی چھوٹوں سیّاں کے ڈھگ جاؤں — بن کربل میں اپنے ہاتھوں واکی گور بناؤں
چاروں اور دوار اٹھا کے خاصے پیڑ لگاؤں — تکیہ کی سی صورت باندھوں ریکا کنواں کھداؤں
پانی بھر بھر ٹھلیاں لاؤں سر کاندھے پر دھر دھر — رات بسا کر اُوس میں پانی ٹھنڈا کر کر

رستے میں جھری رکھوں نیر بہا کر نینن
پیو بٹاؤ لوگو اندر امام حسینؑ

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

۸

سن کر موری بانک بٹاؤ پانی پیوَن آویں　　ابن علیؑ کی گور کا صدقہ اپنی پیاس بجھاویں
چھاؤں تلے جھاڑو کی بیٹھیں تکیہ میں سُکھ پاویں　　جَبْ وہ موری بپتا پوچھیں کہہ بی بی ہم جاویں
کس کنبے کی بی بی ہے تو کس نگری سے آئی ہے　　کیوں تکیے میں روتی ہے کس کی گور بنائی ہے

تب اُن سے میں یوں کہوں ارے بٹاؤ لوگ
اسی گور کی کارنا لینا ہم نے سوگ

۹

زہراؑ موری ساس کہاوت سسرا مورا حیدرؑ　　سیاں مورا الگت حسینؑ جیٹھ حسنؑ سا دیور
دیور وہ عباسؑ بہادر پوت سا جانی اکبرؑ　　قاسمؑ بنڑا لال بھتیجا تنہا بٹوا اصغرؑ
اتنا مورا کنبہ کٹا ہے اتنوں کی میں پیاری　　وطن ہمارا دیس مدینہ ہیں بانو دکھیاری

بھلا بٹاؤ لوگوا کیجو مجھ پر غور
ایسی کوئی جہان میں ہوگی دکھیا اور

۱۰

تکیہ کے دروازے آگے خاک لپیٹے منھ کو　　کیس کھلے کُل[1] کفنی پہنے کھڑی کہت ہی رورو
کوئی نجف کو جاتا ہو تو ارے بٹاؤ لوگو　　اتنا مورا ایک سندیسا حیدرؑ جی سے کہیو
بن کربل میں بانو بہو تمھاری پیاری　　ابن علیؑ کی گور کے اوپر دیکھی کرتی زاری

بلک بلک مرجائے گی نیکی پہونچو یا شاہ　　[1] کل:- مالی
صدقہ اپنے پوت کا واکا کرو نباہ

۱۱

ارے بٹاؤ لوگوا پھر تم دیس مدینے جانا — جتنے وہاں کے رہنے والے ان سب کو بلوانا
ختم رسولؐ کے روضے آگے جائے سیس نوانا — سر چھاتی کو پیٹ کے اپنی رو رو بپھو سنانا
جائے کھبریا واکی لیجئے سب کے پیغمبرؐ — زہراؑ جی کی بہوا کیلی بانو کربل بھیتر
تکیے میں دیکھی کھڑی راکھ لپیٹے کیس
ابن علیؑ کی گور کے اوپر کیے فقیری بھیس

۱۲

یا احمدؐ جی یوں اُمّت نے بانو کو بلکایا — تین دنا کربل کے بھیتر پانی ناہیں پایا
بے بس کر کے کنبہ واکا پیاسا کاٹ گرایا — لوٹ لیا دھن جو کچھ پایا گھر کو پھونک جلایا
اب تکیے میں بھکو یں گدڑی اوڑھے آہیں مارے — یا پیغمبرؐ نام تمھارا لے لے بہو پکارے
بانو بیٹھی فقیرنی اتنی بھیک دلاؤ
درس حسینؑ شاہ کا موکو تنک دکھاؤ

۱۳

ارے بٹاؤ لوگوا جائی پھر وہاں کیجو زاری — جس روضے میں بی زہراؑ ہے جگ نستاون ہاری
اتنی موری اور سے کہیو اے بی بی دکھیاری — اک تکیے میں کالی کفنی پہنے رانڈ بچاری
کیس بکھیرے گور کے اوپر کہتی ہے دن رینا — اُٹھ چلئے زہراؑ کے ڈیرے مورے سنگ حسینؑا
تم زہراؑ کے لاڈلے اور زہراؑ موری ساس
تم دونوں اوٹھ گئے بیٹھوں کا کے پاس

۱۴

سنو بٹاؤ لوگوا پھر تم اون قبروں پر جانا — بس کہا کر جس جائے حسنؑ نے لینو گور ٹھکانا
پھاڑ گریباں دھول اُڑا کر رو رو یہو سنانا — بیٹھ حسنؑ کی پینتیاں رو رو سنبس لگانا
اک تکیہ میں بھابھی تمھری بانو غم کی ماری — سانجھ سویرے بال بکھیرے کہتی ہے بے چاری

اس تکیہ کو چھوڑ کر اوٹھ جاؤں کت اور
تکیہ دونوں جہان کا ہے سیّاں کی گور

۱۵

تمھیں حسنؑ بانو کہتی تھی جلیٹھ کہاوت مورے — اور قاسمؑ بنڑے کے ناتے سمدھی لاگت مورے
سو یہ دو ناتے لے گئے سکھ اور بپت مورے — تم جنّت میں سو رہے یاں نینا برست مورے
نیند نہ آوے غم کے مارے دل اندر سے پکیا — ماٹی موکو بچھونا ہے، ہے گور سرہانے تکیا

ہوں تمھری، واری گئی، تنک حسنؑ جی آؤ
جہاں تمھارا بیر ہے ہاتھ پکڑ لے جاؤ

۱۶

اتنی باتیں کہہ کر بانو جب رو رو چلّائی — گلے لگا کر زینبؑ بولی سُن اصغرؑ کی مائی
رونے سے کچھ ہاتھ نہ آوے ہوتی ہے رسوائی — جس تن لاگے سو ہی جانے کس کی پیر پرائی
ایسا کون ہمارا والی کھیر کھبر جو لیوے — اہل حرم کے بند چھڑا کر اک اک چادر دیوے

پوچھن ہارے سب موئے رہ گئے عابدؑ لال
سو تو دوہرے سنگ بندھے ہیں سر ننگے بے حال

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

۱۷

بانو زینبؑ جوں روویں یوں کلثومؑ پکارے   مجھ دکھیا کو چھوڑ حسینؑا کیدھر جائے بسارے
گھر والی عباسؑ کی کہتی دونوں ہاتھ پسارے   سیّاں مورا کھوئے کٹا کر جو جھاندی کنارے
ماں بہنوں کو دیکھ پکاری قاسمؑ جی کی دلہن   دولہا مورا سہرے کی لڑیں سنگ کٹا کر گردن

سن عابدؑ نے یوں کہا اے بہنی مت رو
ابھی رین ہے کاٹنی بھور بھئے کا ہو

۱۸

ارے محباں رو کر بیٹو دا بچیؔ دکھیاری   جا کا نام سکینہؑ بی بی ابن علیؑ کی پیاری
عابدؑ لاگے دکھتے کانن سوتی تھی بے چاری   ماں بہنیں چھپھیں کا رونا سن کو چونک پکاری
اے بابا تم رکت سووت ہو مو کو نیند نہ آوے   کانن کے دردن کے مارے گردن مورپراوے

تھپکی دے بہلائے کے ، عابدؑ بولے پاس
بہنی تورے بابا نے لینو ہے بن باس

۱۹

چین کہاں آوت تھا وا کو اٹھ بیٹھی وہ بالی   عابدؑ جوں جوں بہلاوت ہے جاوت ناہ سنبھالی
بیاکل ہو ہو ہے ہے کہتی بابا مورے والی   گودی میں بٹھلا کے مو کو کرتے تھے خوشیالی
اب اپنی چھاتی سے بابا مجھ کو کیا نرالا   ایسی کیا تقصیر ہوئی جو بن میں لا کر ڈالا

مجھ بالی کی بالیاں لے گئے لوٹ غنیم
خالی کانن رو رہی تم بن بھئی یتیم

۲۰

چا چاجی نے پانی کارن اودھر جیا کھپایا — ایدھر تم نے مورے کارن پیاسا گلا کٹایا
عابدؑ کو ظالم لوگوں نے بندھوا کر بٹھلایا — تس پر مجھ بالی بچی کو بن پانی ترسایا
اب تک پیاسی مرتی ہوں بابا پیاس بجھاؤ — کوثر سے اک پیالا بھر کر مو کو لا پلواؤ
کیا کروں کا سے کہوں نکست ناہیں جان
اک مٹھرک پیاس کی دوجے دُکھتے کان

۲۱

کیسے آئے بابا ہم کو آج بچھڑ کر چلینا — چھاتی اوپر اپنی مجھ کو رکھتے تھے دن رینا
ین گودی میں ہنس ہنس کہتی بابا جان حسینؑا — بول سکینہؑ بی بی کہہ کر کرتے تھے یہ بینا
تب تم اپنے من کے بھیتر پھولے ناہ سماتے — گلے لگا بہلا کر مورے سر پر ہاتھ پھراتے
ناجانوں اب کیا ہوا بابا تمھرا پیار
آج کبھی بے سدھ نالینی ایسے گئے بسار

۲۲

اے بابا کیا روٹھ گئے ہو کیسی جی پر ٹھانی — اب لگ مورے پاس نہ آئے روزو بھئی دوانی
جوں جوں مو کو پیاس لگت ہے جاوت ہوں گھبرانی — جان چلی جاوت ہے بابا تنک پیاوٗ پانی
جیبھ جدی اسہرت ہے منہ میں ہونٹھ جدی پپرائے — نیر لگا نینن کا ڈھرنے تو بھی نیر نہ آئے
جو تم اب اس حال میں تنک کرو گے دیر
پھر دیکھیو تم آن کر بھئی سکینہؑ ڈھیر

۲۳

جب سے مورے ہاتھ بندھے ہیں تب سے نیند نہ آئی   سنکل سے جاتی ہے ٹوٹی موری نرم کلائی
اکین اور سسکتی قیدی بانو موری مائی   روجے اور پڑا روتا ہے بندھوا عابد بھائی
پھپھیاں چچیاں سر پیٹت ہیں بہنی رانڈ بلکتی   میں ان سب کے آگے بابا باٹ تمھاری تکتی
میں ان سب کی لاڈلی تم سب کے سرتاج
بندی آن چھڑایئے سب کی رکھیئے لاج

۲۴

تب عابد نے سن کر واکو اتنا بول سنایا   اے بہنی کوئی اودھر سے موا یہاں نہیں آیا
اتنا کیوں روتی ہے بی بی جو لکھا سو پایا   کوئی گھڑی دم لے کر سو لے کہتا ہے ماں جایا
بھور بھئے اب کیسی دیکھیں ہم پر بپتا آوے   بانو ابھی سے کانپن لاگی سدھ بدھ ہوا نہیں جاوے
جل پی کے منہ ڈھاپ لے اپنا او سدھ سنبھال
اے بہنی وہ دیکھ لے اکھڑے تمبو پال

۲۵

بھور بھئے پو پھاٹن لاگی باجا کوچ نکارا   اونٹن پر دکھیا چڑھ جالیں اودھر ہوا گزارا
جدھر پڑا تھا ابن سر گھائل دین دنی کا پیارا   کٹا ہوا سب کنبہ واکا دہل رہا تھا سارا
اونٹن کی لے ہاتھ مہر وا عابد آن پکارے   کس بپتا میں چھوڑ کے موکو بابا جان سدھارے
ماں بہنیں پھوپھیاں سبھی قیدی مورے سنگ
باٹ کٹے نہیں ایک دو کھ دوجے رد گی انگ

۲۶

عابدؑ کی سن زاری دکھیا اونٹن پر چلائیں — بیاکُل ہوکر گر پڑیاں ہے ہے کر کر دھائیں
سیس کھلے زنجیریں پہنے لوکھن پر جب آئیں — پیاروں کو پہچان کے اپنے آنسو بھر بھر لائیں
آپس میں یہ دیکھ پکاریں اے بہنو یہ کیا ہے — ایک حسینؑا جو جھے نا ہیں سگرا کٹم کٹا ہے

تب تو سگری بیبیاں لوکھن کو پہچان
سر چھاتی کو پیٹ کر کرنے لگیں بیان

۲۷

لوکھن کے ڈھگ سیس کھلے بن چادر چھوٹی بڑیاں — ہے ہے کر کر پیٹن لاگیں مقتل اوپر کھڑیاں
غم کے مارے کھائی گھمری روز و کر گر پڑیاں — ہاتھ اوٹھا دکھلاون لاگیں زنجیروں کی کڑیاں
کہنے لاگیں ہم رانڈوں کی بندی کون چھڑاوے — کون ہمارا ہووے سنگھاتی کون وطن پہونچاوے

والی وارث مر گئے لوٹ لیا گھر بار
ہم قیدی بن میں شہر یں دیکھت ہے سنسار

۲۸

کوؤ کھڑی سرورؑ کو پیٹے کوؤ کھڑی اصغرؑ کو — کوؤ کھڑی قاسمؑ کو پیٹے کوؤ کھڑی اکبرؑ کو
کوؤ کھڑی کانن کو پکڑے کوؤ کھڑی زیور کو — کوؤ کھڑی کہتی ہے سر سے چھین لیا چادر کو
ایکن اور کھڑے ہیں عابدؑ گلے پہ طوق سنبھالے — ایکن اور لعیناں نے جب ان دکھلا کے بھالے

تب تو سگری بیبیاں پیٹت پیٹت لاچار
اونٹن کے ڈھگ جا کے رو رو بھئیں سوار

(۲۹)

پکڑ جھروا عابدؔ جاتے نینن نیر بہاتے — پھر پھر لوتھیں دیکھت جاتے یوں کہہ کر چلّاتے
اے بابا ہم تم کو بن میں بے بس چھوڑے جاتے — شام نگر لے جاتے ظالم تنک نہیں ٹھہراتے
کیونکر موسے راہ کٹے گی پیر چلا نہیں جاوے — ماں بہنوں کی زاری سن کر جگرا اُلٹا جاوے

تس پر لاگی پیاس ہے دور بڑی ہے راہ
بابا کیسے ہوئے گا عابدؑ کا نرباہ

(۳۰)

اب آگے کچھ کہا نہ جاوے موسے حال حرم کا — موری چنتا میں یوآوے بھیس بنا ماتم کا
بیٹھ سکھیاں آگے بانچوں یہ مرثیہ غم کا — بہت رلاؤں روؤں پیٹوں نہیں بھروسہ دم کا
کہت فقیر غریب سکندؔر رہوں تھرے بلہارا — یہاں رکھئے پت موری سرورؑ وہاں کیجئے سہارا

دوؤ جگ کے تم دھنی مانگوں کاکے دُوار
بھیک تمھارے دوار سے مانگت ہے سنسار

ہندی الفاظ کے معنی

لفظ - معنی
ما - میں۔ اندر
یہو - یہی
چلّو اتنا - چلّو بھر
کا سے - کس سے
سگرا - سارا
کھت گیو - کھیت رہا۔ قتل ہو گیا
آن بنیلی - آن بسی
بھیلی - بھئی۔ ہو گئی
سُکھ ہڑا - سُکھ، آرام، چین
اگن - آگ۔ تپش
سر تاہرا - خدایا
پار لگاون ہارا - پار لگانیوالا
سوکھ سمندر - سوکھے سمندر میں

بپت - بپتا۔ مصیبت
سنگھاتی - ساتھی
دوجے - دوسرے
دیا نہ باتی - چراغ نہ بتی
ڈھگ (بالکسر) - نزدیک
جو جھے - قتل ہو گئے
نندن - بیٹا
گرے ڈار کے - گلے میں ہاتھ ڈال کے
بکھانوں - بیان کروں
نیکا (بہ یائے معروف) - اچھا۔ عمدہ
جھڑی - سبیل۔ پیاؤ
بٹاؤ - مسافر
جلد - جیب

کارنا - کارن۔ واسطے
لینا (بہ یائے معروف) - لیا
بٹوا - بیٹا
کفنی - کالی کفنی
سندیسا - پیغام۔ خبر
سیس نوانا - سر جھکانا۔ تسلیم بجالانا
ٹھکوئیں - کہیٹی۔ پرانی
جگ نستارن ہاری - دنیا کے دکھوں کو دور کرنیوالی
[illegible] - دن رات
ڈیرے - ٹھکانا۔ گھر
پکیا - پک گیا
بیر - بھائی

ہندی الفاظ کے معنی

لفظ - معنی
ڈُہرے سنگ بندھے ہیں :- ہمارے ساتھ دہری بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہیں
بسارے - بھول گئے۔ یعنی کدھر جاکر مجھے بھول گئے
پسارے - پھیلائے
عابد لاگے - عابد کے پاس
کت - کہاں۔ کدھر
مور - میری
پراوے - دکھتی ہے
اسہت - بے چین
سنگل - زنجیر
جھروا - مہار
پت (بفتح) عزت